قول فصل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ (یوسف) حکم کسی کا نہیں سوائے اللہ کے۔ ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولٰئک ھم الفسقون اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر تو وہی لوگ ہیں بے حکم۔ ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولک ھم الکفرون اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر تو وہی لوگ ہیں منکر۔ ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولک ھم الظلمون۔ (مائدہ ع) اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر تو وہی لوگ ہیں بے انصاف۔

قل اطیعوا اللّٰہ والرسول فان تو لوا فان اللّٰہ یحب الکفرین۔ کہہ دو کہ اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرو پھر اگر (یہ لوگ) نہ مانیں تو اللہ نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا۔ وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا واتقوا اللّٰہ اور جو چیز پیغمبر تم کو دے دیا کریں وہ تو لیا کرو اور جس چیز سے منع کریں اس سے دَست کش رہو۔ ان اللّٰہ شدید العقاب (حشر ع) اور ڈرتے رہو خدا کی مار سخت ہے۔ فلا و ربک یمنون حتی یحکموک فیما شجر ینھم ثم یجدو افی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما (النساء ع) پس تمہارے پروردگار کی قسم ہے کہ جب تک یہ لوگ اپنے باہمی جھگڑے تم ہی سے فیصلہ نہ کرائیں اور جو کچھ تم فیصلہ کرو اس سے دلگیر بھی نہ ہوں بلکہ (دل و جان سے اس کو) قبول کرلیں۔ ومن یشاقق الرسولَ من بعد ما تبین لہ الھُدی و یتبع غیر سبیل الممنین نولہ ماتولی ونصلہ جھنم و ساءت مصیرا (النسآء ع) اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے جب کھل چکی اس پر راہ کی بات اور چلے سب مسلمانوں کی راہ سے الگ تو ہم اس کو اسی راہ کے حوالے کریں گے جو اس نے اختیار کی اور اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور بہت ہی بری جگہ پہنچا۔ قل ان کنتم تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ویغفرلکم ذنو بکم واللّٰہ غفور رحیم (ال عمران ع) کہہ دو کہ تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ اللہ بھی تم کو دوست

رکھے اور تم کو تمہارے گناہ معاف کر دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اُسوۃٌ حَسَنَۃٌ لمن کان یرجوا اللہ و الیوم اخر و ذکراللہ کثیرا (احزاب ع) تمہارے لئے، ان لوگوں کیلئے جو اللہ اور روزِ آخرت سے ڈرتے اور کثرت سے یادِ الٰہی کیا کرتے تھے، رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (سورۃ النساء۔ آیت ۵۹) اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کو جو اختیار والے ہیں تم میں سے پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو رجوع کرو طرف اللہ کے اور رسول کے اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر۔ و شاوِرْھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ (ال عمران) اور ان سے مشورہ کرو کام میں اور جب پختہ ارادہ کرلو تو اللہ پر توکل و اعتماد کرو۔ ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (النجم ع) وہ اپنی خواہش سے نہیں کہتے بلکہ وحی ہے جو کی جارہی ہے۔ عن عبداللہ بن عمر و قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم' یمن احدکم حتّٰی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ! (رواہ فی شرح السن' مشکوٰۃ ص ۳۰) عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میں کا کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک کہ اس کی خواہش تابع نہ ہو جائے اس حکم کے جس کو میں لایا ہوں۔ عن ابن عمر و بن العاص رضی اللہ عنہ قال کنتُ اکتب کل شیءٍ سمعتہ من رسول اللہ ﷺ فنھتنی قریش و قال اتکتب کل شیءٍ و رسول اللہ ﷺ بَشَرٌ یتکلّم فِی الرِّضَی والغضب فامسکت عن الکتاب حتی ذکرت ذلک لرسول اللہ ﷺ فاوما باصبعہ الی فیہ وقال' اکتب فوالذی نفس محمد بیدہ مایخرج منہ الا حقا!۔ (اخرجہ ابوداؤد۔ تیسیر ۹۲) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ سے روایت ہے، کہا میں لکھ لیا کرتا تھا جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سن لیا کرتا تھا۔ مجھے بعض قریشیوں نے منع کیا اور کہا کیا تم ہر چیز لکھ لیتے ہو اور رسول اللہ ﷺ بھی آدمی ہیں، غصہ میں بھی بات کرتے ہیں اور خوشی میں بھی تو میں نے لکھنے کو روک دیا

یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپؐ نے اپنی انگلی سے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا ''لکھو! قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے، اس سے صرف حق بات ہی نکلتی ہے''۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال شکیٰ رجل من الانصار الی رسول اللّٰہ ﷺ فقال یا رسول اللّٰہ انّی لَا سمع منک الحدیث فیعجبنی ولا احفظہ فقال رسول اللّٰہ ﷺ اِستَعِن بیمینک واوما بیدہ الی الخط! (اخرجہ الترمذی۔ تیسیر ۹۴) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ کے پاس شکایت کی پھر کہا' یا رسول اللہ! آپ سے حدیث سنتا ہوں اور مجھے پسند آتی ہے اور مجھے یاد نہیں رہتی۔ فرمایا! اپنے ہاتھ سے مدد لے اور لکھنے کا اشارہ فرمایا۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال ماکان فی اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ اکثر حدیثا منی الا ماکان من ابن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب (اخرجہ البخاری و الترمذی، تیسیر ۹۴) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا رسول اللہ ﷺ کے صحابیوں میں کوئی مجھ سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والا نہ تھا سوائے ابن عمر کے کہ وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔ عن عمر بن عبدالعزیز انہ کتب الی ابی بکر حزم انظر ماکان من حدیث رسول اللّٰہ صلی ﷺ فاکتبہ فانی خفتُ دروس العلم و ذھاب العلماء ولا تقبل الا حدیث رسول اللّٰہ ﷺ ولیفشوا العلم و لیجلسو الہ حتی یعلم من لایعلم العلم ولا یھلک حتی یکون سرا۔ (اخرجہ البخاری۔ تیسیر ۹۵) عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ انھوں نے ابوبکر بن حزم کو لکھا دیکھو جو رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہو اس کو لکھو کیوں کہ مجھے خوف ہوگیا ہے کہ علم کے ضائع ہوجانے کا علما کے چلے جانے کی وجہ سے اور تم قبول نہ کرو سوائے حدیث رسول اللہ ﷺ کے اور علم کو ظاہر کرو اور اس کی مجلسیں قائم کرو تاکہ نہ جاننے والے جان لیں کیونکہ علم نابود نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ راز رہ جائے۔ قال الحافظ ابن حجر العسقلانی فی مقدمۃ فتحِ الباری فاول من جمع ذلک الربیع بن صبیح و سعید بن عروبۃ وغیر ھما وکانوا یصنفون کل باب علی حدۃٍ الی ان قام کبار اھل الطبقۃ الثالث فدونوا الاحکام فصنف

الامام مالک ن الموطا وتوخی فیه القوی من حدیث و مَزّجه باقوال التابعین والصحاب ومن بعدهم و صنف ابو محمد عبد الملک بن عبد العزیز و ابن جریح بمکة و ابو عمرو عبدالرحمن ابن عمرو نِ الا وزاعی بالشام و ابو عبداللّٰہ شعبان بن سعید بالکوفة و ابو سلم حماد بن دینار بالبصرة ثم تلاھم کثیرون من اھل عصرھم ۔ حافظ ابن حجر عسقلی نے مقدمہ فتح الباری میں فرمایا:

سب سے پہلے جس نے اسے (حدیث کو) تصنیف کیا وہ ربیع بن صبیح اور سعید بن عروبہ وغیرہما ہیں اور وہ ہر باب کو علحدہ تصیف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ تیسرے طبقہ کے بزرگ کھڑے ہوئے پس انھوں نے احکام مدون کئے پھر امام مالک نے مؤطا تصنیف کی اور اس میں قوی حدیثوں کو منتخب کیا اور اس میں ملا دیا۔ اقوال تابعین وصحابہ اور ان کے اقوال کو جو ان کے بعد ہوئے ہیں اور تصنیف کی ابو محمد عبدالملک بن عبدالعزیز اور ابن جریج نے مکہ میں اور ابو عمرو عبدالرحمٰن بن عمر والا وزاعی نے شام میں اور ابو عبداللہ شعبان بن سعید نے کوفہ میں اور ابو سلمہ حماد بن دینار نے بصرہ میں پھر ان کے ہمعصروں میں سے بہت سوں نے ان کی پیروی کی۔

صاحبو! ان آیاتِ قرآنی اور احادیث نبویؐ اور اقوالِ ائمہ حدیث وقرآن سے کیا کیا مستنبط ہو رہا ہے؟ احادیث نبویؐ کو نہ ماننا ومن یشاقق الرسول کا مصداق بنتا ہے۔ کوئی شخص کتنا ہی بڑا ہو حکم رسولؐ کے ماننے سے انکار نہیں کرسکتا۔ جہاں جہاں لوگوں کو غلط فہمیاں ہو رہی ہیں، آئندہ میں ان مسائل کو صاف کروں گا۔

احادیثِ رسول اللہ ﷺ، زمانہ رسول اللہ ﷺ ہی سے اور اس کے قریبی زمانہ سے ضبطِ تحریر ہو رہے تھے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ احادیث کی تدوین ڈھائی سو سال کے بعد شروع ہوئی۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک اور ان کے ہم عصر لوگ بھی ڈھائی سو سال سے پہلے کے ہیں۔

ایک اور غلط فہمی ناواقف لوگوں میں یہ پھیلی ہوئی ہے کہ امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے سوائے اب کوئی اجتہاد نہیں کرسکتا۔ اصل بات یہ ہے

کہ ان چاروں اماموں کے مذاہب میں برابر اجتہاد کا سلسلہ جاری ہے مگر اجتہاد کے مراتب ہیں جن میں ہمیشہ تحقیقات اور تدقیقات ہوتے رہتے ہیں۔ حضرت امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف، امام محمد بن الحسن اور امام زفر نے امام ابو حنیفہ کے قول کے خلاف اجتہاد کیا اور ان کے اقوال پر فتوے دیئے گئے۔ یہی حال امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل کے شاگردوں اور ان کے ہم مذہبوں کا ہے۔ تم بھی قرآن اور حدیث میں انہماک پیدا کرو، مہارت حاصل کرو، تمہارے سامنے بھی استنباط کا دروازہ کھلا ہوا ہے مگر شرط یہی ہے کہ تم قرآن اور حدیث کی روشنی میں تمام کام کرو۔ اسلام کو غیر مسلموں کے خیالات کے تابع مت بناؤ۔ غیر مسلموں کو خوش کرنے کیلئے قرآن اور حدیث کو توڑ مروڑ کر غیر مسلموں کے خیالات کے مطابق کرنے کی کوشش نہ کرو۔ قابلیت پیدا کرو، قرآن اور حدیث سے واقف ہو پھر اپنی رائے بھی لگاؤ۔ جس رائے کا ماخذ قرآن اور حدیث نہیں وہ رَد ہے، ناقابلِ قبول ہے بلا ماخذ رائے رکھنے کی ابتداء ابلیس نے کی تھی۔

اس نے کہا انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقته من طین۔

صاحبو! ذرا غور کرو سرکاری قوانین اردو میں بھی ہیں اور انگریزی میں بھی اور دوسری مختلف زبانوں میں بھی مگر جب کوئی مقدمہ پیش ہوتا ہے تو ماہر وکیل کو مقرر کرتے ہیں۔ تم کو نہ پوری عربی آتی ہے اور نہ قرآن و حدیث کے سمجھنے کی قابلیت رکھتے ہو مگر دربارِ الٰہی میں جواب دہی کو تیار ہو رہے ہو۔ خیر اب میں چند اور ضروری باتوں پر آپ صاحبوں کی توجہ مبذول کرواتا ہوں۔

امر کتنے قسم کا ہوتا ہے اور اس کے الفاظ کیا ہوتے ہیں؟ اکثر صرفی امر کا صیغہ ہوتا ہے جیسے اقیموا الصلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ۔ کبھی صیغۂ امر کے سوائے بھی امر ہوتا ہے جیسے وللّٰہ علی الناس حج البیت یعنی خدائے تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر حج فرض کیا گیا ہے۔ کبھی امر وجوب پر دلالت کرتا ہے جیسے واذا حللتم فاصطادوا یعنی جب تم حج سے فارغ ہو جاؤ اور احرام کھول دو تو تم شکار کرو یعنی شکار کر سکتے ہو، شکار کرنا مباح ہے نہ کہ واجب یا سنت۔

صاحبو! حدیثیں تین قسم کی ہیں: (۱) متواتر (۲) مستفیض (۳) احاد۔

(۱) حدیثِ متواتر وہ حدیث ہے جس کو اتنے لوگ روایت کریں کہ عقلِ سلیم اس بات کو قبول نہ کرے کہ وہ سب جھوٹ پر متحد ہوگئے ہوں گے لہٰذا خبرِ متواتر موجبِ یقین ہے اور اس کے خلاف میں جو روایت ہو وہ منکر ہے، نا قابلِ قبول ہے، رد ہے۔

متواتر کی بھی دو قسمیں ہیں: (الف) جس کے الفاظ بلا کم وکاست مروی ہوں اس کو متواتر باللفظ کہتے ہیں جیسے انما الاعمال بالنیات اور من کذب عَلَیَّ متعمداً فلیتبوا مقعدہ من النار۔

(ب) متواتر بالمعنیٰ: وہ حدیث جس کے مختلف روایتوں کے الفاظ میں کچھ کمی زیادتی ہو مگر ایک ہی مطلب سب سے نکلتا ہو۔ اس کو متواتر بالمعنیٰ کہتے ہیں۔ یہ بھی موجب یقین ہے۔ ان احادیث سے انکار، رسول اللہ ﷺ سے انکار ہے۔

(۲) مستفیض: وہ حدیث جو کئی روایتوں سے ثابت ہو مگر حدِ تواتر کو نہ پہنچے، ایسی حدیث اگر مؤجب یقین نہیں ہے تو اس سے ظنِ غالب تو ضرور پیدا ہوتا ہے۔

(۳) خبر احاد: وہ حدیث جس کی روایتیں مستفیض کی حد کو نہ پہنچی ہوں بلکہ ایک دو آدمیوں نے اس کو روایت کیا ہو۔

سارے جھگڑے خبر احاد ہی میں پڑتے ہیں چنانچہ حضرت امام اعظم سے کسی نے کہا کہ بعض حدیثوں میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ کہے۔ امام نے فرمایا نہیں راوی نے ایک جھوٹ کہا۔ پیغمبر معصوم ہوتا ہے وہ جھوٹ نہیں کہہ سکتا یعنی جھگڑا راوی سے ہے پیغمبر سے نہیں۔ مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض خبر احاد کے غلط ثابت ہونے سے تمام احادیث ناقابلِ اعتبار نہیں ہوسکتے ایسے شوشے وہ لوگ چھوڑتے ہیں جن کو نماز روزہ، حج وزکوٰۃ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول خدا ﷺ کے خلاف کیا مثلاً رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تین طلاقیں ایک سمجھی جاتی تھیں مگر طلاق بائن۔ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تین طلاقیں تین سمجھی جاتی اور طلاق مغلظہ ہو جاتی تھی۔ اس کا واقعہ

یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ کے زمانے میں لفظ طلاق کو تین دفعہ کہتے تھے اور اس کا مقصد تاکید اور زور دینا ہوتا تھا اور حضرت عمر کے زمانہ میں تین بار طلاق کا لفظ کہا جاتا تھا اور ہر وقت مستقل طلاق مراد ہوتی تھی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا خلاف کب ہے۔ اب بھی اگر کوئی شخص طلاق کا لفظ تین دفعہ کہے اور اس کا مقصد تاکید ہوتو ایک ہی طلاق پڑے گی لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہرگز رسولِ خدا ﷺ کے خلاف نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا دوسرے صحابہ میں سے کسی نے حکمِ رسولؐ کی خلاف ورزی نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب تک دو آدمی روایت نہ کریں حدیث قبول نہیں کرتے تھے اور اس حدیث کو شہادت کے معیار پر جانچتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے کوئی شخص کوئی حدیث روایت کرتا تو اسے قسم دیتے تھے اور اس کے بعد اس پر اعتبار کرتے۔ یہ حدیث کو نہ ماننا نہیں بلکہ روایت کی تنقید ہے۔ یہ انکار حدیث کا انکار نہیں، راوی کا انکار ہے۔

حدیث کے معنٰی کیا ہیں؟ قول و فعل رسولؐ جو شخص قول و فعلِ رسولؐ سے انکار کرے وہ حقیقت میں رسول سے انکار کررہا ہے اس کا انجام ومن یشاقق الرسول کی آیتہ میں ہے جیسا کہ اس سے قبل بیان کیا گیا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث کی تدوین ڈھائی سو سال بعد شروع ہوئی۔ اس قدر طویل مدت میں معلوم نہیں احادیث میں کتنا کچھ تفرقہ ہوگیا۔ یہ اقوال غیر مسلموں کے ہیں جو بھولے مسلمانوں کی زبان پر آگئے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے کہ صبح کی دو رکعتیں، ظہر کی چار، عصر کی چار، مغرب کی تین اور عشاء کی چار۔ قرآن میں کس جگہ ہیں نیز سجدہ پہلے ہے یا رکوع۔ یہ سب احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ جس قدر سند میں نام کم ہوں گے وہ سند عالی ہوگی اور یقینی جتنا بعد ہوگا اتنا ہی یقین سے بعد اور سند سافل مگر یہ بھی واضح رہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک اور ان کے ہمعصروں اور صحابہ کے درمیان صرف ایک تابعی ہی ہوتے ہیں۔ سلسلۂ دراز ہی کب ہے کہ کچھ شک وشبہ کی گنجائش ہوسکے۔

مگر ان کی شروح مثلاً فتح الباری، عمدۃ القاری، قسطلانی، نودی اور بذل المجهود وغیرہ کو دیکھنے کی تکلیف نہیں اٹھاتے ورنہ ان وساوس کی ان کے دل میں بھی گنجائش نہ ہوتی۔ آپ سے پہلے بہت سے لوگوں نے اسلام کے خلاف بڑی بڑی کوششیں کیں اور اپنے خیال میں قرآن اور حدیث دونوں کو ناقابل اعتبار بنایا مگر کیا ہوا؟ حق حق ہوا، ناحق ناحق۔ ساری کوششیں برباد، بے سود۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن شریف، تشبیہ بمنزلہ تعزیرات ہند کے ہے اور حدیث شریف بمنزلہ ضابطہ فوجداری کے۔ عمل بالقرآن حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ ہم نے ابھی بیان کیا کہ جو حدیث کو نہیں مانتے ان کو نہ نماز کی ترکیب معلوم ہے نہ حج کی۔ حدیث ہی کی بدولت قرآن پر عمل کرنا آتا ہے۔ یاد رکھو! جس نے تعزیرات ہند کو پاس کیا ہے، ضابطہ فوجداری کو بھی اسی نے پاس کیا۔ محمد رسول اللہ ﷺ قرآن ناطق ہیں۔ کان خلقه القران۔ ضابطہ فوجداری کے غلط ثابت کرنے کے بعد تعزیرات ہند کے غلط ثابت کرنے میں کیا دیر لگتی ہے۔ یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ہر ضعیف اور موضوع حدیث کو بھی مان لو۔ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ چند احادیث کے غلط یا موضوع ہونے سے مطلق حدیث میں اعتراض نہیں ہوسکتا۔ نقادانِ حدیث رحمہم اللہ نے حدیث کی بڑی خدمت کی ہے۔ یہ چراغ تمہاری پھونک سے نہیں بجھے گا۔ ویأبی اللہ الا ان یتم نوره ولو کره الکفرون۔ میں صاحب مذکور سے عرض کرتا ہوں کہ ایک سیڑھی اور کیوں نہیں چڑھ جاتے جھگڑا ہی تمام ہوجاتا ہے۔ نہ قرآن رہتا نہ حدیث اور آپ کی مراد من مانے حاصل ہوجاتی۔

بعض منکرانِ معجزاتِ نبوت و اسیرانِ ظلمت کدہ مادیت اس حدیث کو پیش کرتے ہیں کہ عدم تأبیر نخل کی وجہ سے کھجور کم لگے۔

میں پوچھتا ہوں کہ آپ تو احادیث متواتر کو بھی نہیں مانتے تھے پھر کس طرح آپ کو اس خبر احاد پر یقین آیا۔ کیا آپ کی نظر سے وہ حدیث بھی گذری کہ ایک صاحب نے بکری کا گوشت پکایا۔ حضرت نے فرمایا ''دست دے''۔ انھوں نے دیا۔ پھر فرمایا ''دست دے''۔ انھوں نے دیا۔ پھر فرمایا ''دست دے''۔ انھوں نے عرض کیا بکری کے

دو دست ہوتے ہیں وہ تو میں نے دے دیئے۔ حضرتؐ نے فرمایا اگر تو دیتا چلا جاتا تو دست نکلتے چلے جاتے۔ میں عرض کرتا ہوں اس حدیث پر آپ کو کیوں یقین نہیں آیا جیسی وہ حدیث ہے ویسی یہ بھی حدیث ہے۔ ان صاحبوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ معجزاتِ نبوت حق ہیں۔ کھجور کی کاشت کرنے والوں کی بے صبری نے معجزہ کو ظاہر ہونے نہیں دیا خیر!۔ بعض لوگ کہتے ہیں تیرہ سو برس کے عرصہ میں دنیا کیا سے کیا ہوگئی ہے۔ میں کہتا ہوں اللہ نے اپنے رسول کو جوامع الکلم سے سرفراز کیا ہے ان جوامع الکلم کو موجودہ زمانے پر منطبق کرنے کیلئے تغیرات اور مشکلات کے حل کرنے کیلئے کافی و وافی ہیں۔

فمن شاء فلیو من ومن شاء فلیکفر

وما علینا الا البلاغ